بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۳ رجب ۱۳۹۸ھ ۲۰ احسان ۱۳۵۷ہش ۲۰ جون ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۳۹

لندن میں حضور ایدہ اللہ کی دینی اور جماعتی مصروفیات کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۹ جون۔ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کی خدمت میں مرسلہ کیبل گرام کے ذریعہ مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

"لندن ۱۸ جون حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ ۱۷ جون کو حضور نے لندن سے باہر کے علاقوں اور دوسرے ملکوں سے تشریف لانے والے کثیر التعداد احباب جماعت اور خاندانوں کو شرفِ ملاقات بخشا۔

(مرزا انس احمد)"

احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کا حافظ و ناصر ہو اور موجودہ سفر کے ہر مرحلہ میں اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے اور حضور بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گذشتہ دنوں ہائی بلڈ پریشر اور بعض دیگر عوارض کی وجہ سے بہت ناساز رہی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے از حد قیمتی وجود کو اپنے فضل و کرم سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آپ کی عمر میں غیر معمولی برکت دے اور تا دیر آپ کو صحت و عافیت کے ساتھ سلامت رکھے۔ آمین اللّٰھم آمین

محترم چوہدری عطاء اللہ صاحب نمبردار چک ۹ پنیار بھلوال ضلع سرگودہا اور ان کے بھائی محترم چوہدری ظفر اللہ صاحب کو بھیرہ کی طرف سے موٹر سائیکل پر آتے ہوئے راستہ میں ایک حادثہ پیش آگیا جس سے دونوں بھائیوں کی پنڈلی کی ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت دے۔

(رشید احمد جاوید سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۹ پنیار ضلع سرگودہا)

ایک مخلص مربی سلسلہ مکرم رانا عبدالکریم خان صاحب شاہد کاٹھ گڑھی جو عرصہ تک ریڈیم وارڈ میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج رہے مساجد فنڈ میں بیس روپے کی ادائیگی کی اطلاع دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

"براہِ مہربانی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو معذوری و محتاجی سے بچائے اور مقبول خدمتِ دین کی سعادت سے نوازے۔"

قارئین کرام سے اس مخلص خادم سلسلہ کیلئے دعائے خاص کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

بحرِ عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

مومن وہی ہیں جو اپنے ربّ پر بھروسہ اور توکّل رکھتے ہیں

ذکرِ الٰہی سے خشیت اللہ پیدا ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ۔ (انفال: ۳)

ترجمہ:۔ مومن تو صرف وہی ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دِل ڈر جائیں اور جب ان کے سامنے اس کی آیات پڑھی جائیں تو وہ ان کے ایمان کو بڑھاویں نیز (مومن وہ ہیں) جو اپنے ربّ پر توکّل کرتے ہیں۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم:۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّیْرِ۔" (مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جنّت میں آدمی اِس طریقہ سے داخل ہوں گے کہ ان کے دل پرندوں کے دلوں کی مانند ہوں گے (یعنی وہ لوگ متوکّل ہوں گے)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام:۔

"جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے وہ سخت سے سخت مشکلات اور مصائب میں بھی اندر ہی اندر تسلّی اور اطمینان پاتا ہے وہ اپنے قلب میں تلخی اور عذاب کو محسوس نہیں کرتا۔ نہایت کار اس مصیبت کا انجام یہ ہو سکتا ہے کہ اگر تقدیر مُبرم ہے تو موت آجاوے۔ لیکن اس سے کیا ہوا؟ دُنیا کوئی ایسی جگہ تو ہے ہی نہیں جہاں کوئی ہمیشہ رہ سکے۔ آخر ایک دن ایسا وقت سب پر آتا ہے کہ اس دُنیا کو چھوڑنا پڑے گا۔ پھر اگر اُسے موت آگئی تو حرج کیا ہوا؟ مومن کے لئے تو یہ موت اَور بھی راحت رساں اور وصالِ یار کا ذریعہ ہو جاتی ہے اِس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور اس کی قدرتوں پر بھروسہ کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۵)

پبلشر مسعود احمد ۰ پرنٹر سید عبدالحی ۰ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۰ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے اہم موضوع پر

لندن کی سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے افتتاحی اجلاس کی مختصر روداد

"میں مسیح کے ہجرت کر کے کشمیر آنے کے نظریہ کو درست تسلیم کرتا ہوں" چیکوسلاویکیہ کے ڈاکٹر فلپ کا اعلان

اجلاس کے اختتام سے قبل زیرِ بحث موضوع پر سوال و جواب کا دلچسپ اور پُراز معلومات سلسلہ

(تیسری اور آخری قسط)

چیکوسلاویکیہ کے ڈاکٹر فلپ کا مقالہ

"مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے موضوع پر لندن کی سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے افتتاحی اجلاس منعقدہ ۲ رجون ۱۹۷۸ء میں آخری تقریر چیکوسلاویکیہ کے ڈاکٹر لے ڈس لیوؤ فلپ ایم۔ ڈی۔ کی تھی۔ انہوں نے جو مقالہ پڑھا اس کا موضوع تھا "فلسطین سے باہر مسیح کی سرگرمیوں کے متعلق بعض نئے نکات"

مسٹر فلپ نے مقالہ کے آغاز میں اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ آزاد خیال مورخین نے مسیح کے سوانحی حالات کو چنداں اہمیت نہیں دی اور وہ انہیں بالعموم نظر انداز کرتے رہے۔ انہوں نے موجودہ کانفرنس کی شکل میں اس موضوع پر "مذاکرہ" کا اہتمام کرنے پر جماعت احمدیہ انگلستان کی مساعی کو سراہا اور کہا یہ کانفرنس مسیح کی شخصیت پر تاریخی نقطۂ نگاہ سے روشنی ڈالنے کا ایک بہت عمدہ موقع فراہم کرے گی۔ اس طرح ان کی شخصیت اور زندگی کے بعض ایسے پہلو جن کی طرف پہلے خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی تھی اجاگر ہو کر دنیا کے سامنے آسکیں گے۔

انہوں نے مزید کہا کہ اگر تاریخی اعتبار سے یہ ثابت ہو جائے کہ ۳۵ سن عیسوی کے بعد بھی مسیح زندہ تھے تو یہ اس امر کا ایک حتمی ثبوت ہوگا کہ وہ صلیب کی اذیت ناک موت سے بچ گئے تھے اور صلیب پر سے انہیں زندہ حالت میں اُتارا گیا تھا۔ اس لئے ۳۵ سن عیسوی کے بعد مسیح کے زندہ موجود ہونے کے شواہد کو صلیبی موت سے نجات کے تعلق میں بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

ڈاکٹر فلپ نے کہا کہ جب مجھے احمدیہ ذرائع سے اس امر کا پتہ چلا کہ اسلامی روایات کی رُو سے مسیح کو "سیاح نبی" یا سفر کرنے والوں کے سردار کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے تو میرا ذہن ایک ایسے یہودی سیاح کے واقعہ کی طرف منتقل ہو گیا جو اسی زمانہ میں سفر کرتا ہوا فلسطین سے عراق پہنچا تھا اور مجھے مسیح اور اس یہودی سیاح کے واقعات میں عجیب مماثلت نظر آئی اور میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ ان دونوں کا آپس میں رابطہ یا تعلق تھا۔ اس سے مسیح کی فلسطین سے باہر تبلیغی سرگرمی کا پتہ چلتا ہے۔ اُس یہودی سیاح کا نام جوزیفس کیریٹا فلس (JOSEPHUS CARATAPHILUS) تھا۔ احمدیہ ذرائع سے مجھے یہ معلوم کر کے کہ مسیح کا لفظ بکثرت سفر کرنے والے یا سفر کرنے والوں کے سردار پر دلالت کرتا ہے تو مجھے اُس یہودی سیاح اور مسیح کی فلسطین سے ہجرت کے حالات میں مماثلت پر بہت حیرت ہوئی۔ مسیح اور جوزیفس دونوں ہی یہودی تھے اور دونوں نے ہی مذہبی مقاصد کے پیشِ نظر فلسطین سے باہر کے علاقوں کا سفر اختیار کیا۔

ڈاکٹر فلپ نے اپنے مقالہ میں مسیح اور بدھ مت کے باہمی تعلق پر بھی روشنی ڈالی اور آخر میں انہوں نے مسیح کی کشمیر کی طرف ہجرت کا ذکر کرتے ہوئے کہا "اسلام میں سلسلہ احمدیہ کے بانی (حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام) اور ان کے متبعین نے مسیح کے سفرِ کشمیر سے متعلق حقائق کو جمع کرنے میں بہت اہم کام سرانجام دیا ہے اور آثارِ قدیمہ کے ماہر پروفیسر خواجہ حسنین نے ان حقائق کو مزید اجاگر کرنے میں نمایاں حصہ لیا ہے یہ حقائق اس امر کے آئینہ دار ہیں اور میں انہیں درست تسلیم کرتا ہوں کہ مسیح فلسطین سے ہجرت کر کے ساٹھ سال کی عمر میں کشمیر پہنچے ہوں گے۔ کشمیر میں اُس وقت صورت حال مسیح کے پیشِ نظر اصل مقصد کے حصول کے لئے بہت سازگار تھی اور وہ مقصد جیسا کہ ہم جانتے ہیں زمین پر آسمانی بادشاہت کا قیام تھا۔

سوال و جواب کا سلسلہ

مقالے پڑھے جانے کے بعد سامعین کو سوالات کا موقع دیا گیا۔ چنانچہ بعض مندوبین نے سوالات کئے جن کے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب، ڈاکٹر انڈریاس فیبر قیصر اور ڈاکٹر فلپ نے بہت مدلل جواب دیئے۔

(۱) ایک مندوب نے سوال کیا مسیح خدا کا بیٹا تھا اگر وہ صلیب پر نہیں مرا تو پھر یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ بعد میں اس نے ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پائی یعنی خدا کا بیٹا ہونے کی حیثیت میں تو اُسے کسی حالت میں بھی مرنا نہ چاہیئے تھا؟

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ بائبل میں "خدا کا بیٹا" ہونے کی اصطلاح اس کے لغوی اور لفظی معنوں میں استعمال نہیں ہوئی۔ دوسرے نبیوں کو بھی خدا کا بیٹا قرار دیا گیا ہے مثال کے طور پر اسرائیل کے متعلق (باقی صفحہ پر)

پرچم اسلام دُنیا میں اُڑاتے جائیں گے

نعرۂ توحید ہر دم ہم لگاتے جائیں گے
پرچم اسلام دنیا میں اڑاتے جائیں گے

چھانٹ دیں گے ظلمتیں رُوئے زمیں کی دیکھنا
مشعلیں دینِ محمدؐ کی جلاتے جائیں گے

ناز ہو گا بُت پرستوں کو منات و لات پر
ہم موحّد ہیں یہ دنیا کو سُناتے جائیں گے

آج باطل ہے جہاں میں دام پھیلائے ہوئے
ہم بفضلِ ایزدی اس کو ہٹاتے جائیں گے

چار سُو عالم میں ہوگا غلبۂ اسلام پھر
چاروں شانے اہلِ باطل کو گراتے جائیں گے

ہم تو ہیں انصار اور خدّام بہرِ دینِ حق
مال و دولت چیز کیا جاں بھی لٹاتے جائیں گے

منزلیں گو ہیں کٹھن اور راستے بھی پُر خطر
جان کی بازی لگا دی ہے لگاتے جائیں گے

مثلِ شاہیں اُڑ رہے ہیں ہم بلندی کی طرف
پستیوں میں گرنے والوں کو اُٹھاتے جائیں گے

ہم غلامانِ محمدؐ عاشقِ توحید ہیں
کافر و ملحد کو ہم مسلم بناتے جائیں گے

جاہ و حشمت ہیچ ہے ترغیبِ دُنیا بے اثر
یار کے کوچے میں ہم دھونی رماتے جائیں گے

مُردہ رُوحوں کو جلایا ہے مسیحِ وقت نے
ہم بھی اس کے فیض سے مُردے جلاتے جائیں گے

پھر طلوع ہو گا جہاں میں آفتاب اسلام کا
جس قدر ظلمتکدے ہیں جگمگاتے جائیں گے

بحر و بر میں گونج اُٹھے گی صدا اسلام کی
حمدِ باری کے ترانے لوگ گاتے جائیں گے

(زبیدہ حجاب خورشید سیالکوٹی
واقفِ زندگی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکابرینِ اسلام کے نزدیک خلافت کی اہمیت

حضرت سید ولی اللہ شاہ محدث دہلویؒ اور مولانا ابوالکلام آزاد کے ارشادات

محترم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل سابق رئیس التبلیغ بلادِ عربیہ و مغربی افریقہ

بارھویں صدی ہجری کے مجدد حضرت سید احمد ولی اللہ شاہ صاحب محدث دہلویؒ اپنی شہرہ آفاق کتاب "حجۃ اللہ البالغہ" میں سیاستِ ملکی پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"جاننا چاہیئے کہ مسلمانوں کی جماعت میں ایک خلیفہ ہونا واجب ہے تا وہ مصالح جو اس کے وجود کے ساتھ وابستہ ہیں۔ پورے ہوں اور یہ مصالح کئی ہیں جو دو قسموں میں جمع کئے جا سکتے ہیں:۔

(۱) وہ مصالح جو ملکی سیاست سے تعلق رکھتے ہیں یعنی دشمنوں کے وہ لشکر جو مسلمانوں پر حملہ آور ہوں۔ ان کو دفع و دور کیا جائے اور مظلوم کو ظالم سے بچایا جائے اور باہمی مقدمات و تنازعات کا فیصلہ کیا جائے۔ اور ہم نے قبل ازیں اپنی اسی کتاب میں ان کا ذکر کر دیا ہے۔

(۲) وہ مصالح جو ملت سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ اس لئے کہ اسلام کو ہر مذہب پر بلند و بالا کرنا کبھی تصور میں بھی نہیں آسکتا جب تک کہ مسلمانوں میں ایک خلیفہ نہ ہو ......

اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام مصالح کو چار اقسام میں جمع فرمایا ہے:۔

(۱) مظالم کا سدباب (۲) سزائیں (۳) قضاء، (۴) جہاد۔"

(صفحہ ۳۵)

پھر آپ "خلافت" کے باب میں لکھتے ہیں:۔

"جاننا چاہیئے کہ خلیفہ کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ عاقل، بالغ، آزاد، مرد، بہادر، اور صاحب رائے ہو اور کان آنکھ اور زبان رکھتا ہو اور ان لوگوں میں سے ہو جسے اور جس کی قوم کو شریف سمجھا جاتا ہو اور لوگ اس کی اور اس کی قوم کی اطاعت کو برا نہ مانتے ہوں اور اس کے متعلق یہ معروف ہو کہ وہ ملکی سیاست میں حق و صداقت کی پیروی کرتا ہے اور یہ تمام اوصاف ایسے ہیں جن کی طرف عقلِ انسانی راہنمائی کرتی ہے اور بنی آدم کی تمام امتیں اور قومیں باوجودیکہ ان کے ملک ایک دوسرے سے دور اور ان کے مذاہب ایک دوسرے سے مختلف ہیں، ان تمام شرائط پر اجماع و اتفاق رکھتی ہیں۔ کیونکہ ان سب اقوامِ عالم کو یہ علم ہے کہ یہ سب امور ایسے ہیں کہ خلیفہ مقرر کرنے میں جو مصلحت ہے وہ ان شرائط کے اس میں پائے جانے کے بغیر پوری نہیں ہو سکتی ....

...... اور ملت مصطفیٰ ﷺ نے خلافتِ نبوت (یا بلفظ دیگر نبی کے خلیفہ کے لئے۔ ناقل) کے لئے دوسرے امور کو مدنظر رکھا ہے۔ منجملہ ان کے اسلام، علم اور عدل ہے اور یہ شرائط اس لئے ہیں کہ ملی مصالح ان تینوں صفات کے بغیر کبھی پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتے۔ اور اس بارہ میں اصل اور جڑ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔ (وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ ...... وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۵)"

صفحہ ۳۷

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

"جب امام (یعنی خلیفۃ الرسول ناقل) وہ مصالح کہ جن سے ملت اور ملک کا انتظام ہوتا ہے مقرر کیا جاتا ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں مصالح کی وجہ سے مبعوث فرمائے گئے تھے اور امام آپؐ کا نائب اور آپؐ کے احکام کو نافذ کرنے والا ہوتا ہے تو اس امام کی اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہوگی اور اس کی نافرمانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی ہوگی۔ بجز اس کے کہ امام کوئی ایسا حکم دے جس پر عمل کرنے میں خدا اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی ہوتی ہو۔ ایسی صورت میں اس کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہ ہوگی اور نہ وہ اس حکم میں نائب رسولؐ ہوگا۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

"من یطع الامیر فقد اطاعنی ومن عصی الامیر فقد عصانی۔"

کہ جس نے امیر کی اطاعت کی تو گویا اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی تو گویا میری نافرمانی کی۔"

(حجۃ اللہ البالغہ جلد دوم صفحہ ۱۴۱-۱۴۲ طبع مصر)

چودھویں صدی ہجری کے دو اقتباسات

اب خلافت کی اہمیت پر چودھویں صدی ہجری کے ایک مشہور مسلمان لیڈر مولوی ابوالکلام آزاد کی کتاب "مسئلہ خلافت" سے دو اقتباسات درج کئے جاتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:۔

(۱) "اسلام فی الحقیقت سنت اللہ اور فطرۃ اللہ ہی کا دوسرا نام ہے۔ اگر نوعِ انسان کی سعادت و ارتقاء کے لئے قانونِ اسلام اسی فاطر السمٰوٰت والارض کا بنایا ہوا ہے جس نے تمام کائنات کے لئے قانونِ حیات بنایا تو ضرور ہے کہ دونوں میں اختلاف نہ ہو بلکہ پہلا قانون پچھلے قانونِ عام کا ایک ایسا قدرتی جزو نظر آئے جیسے زنجیر کی ایک کڑی۔

پس اسلام کا نظام شرعی بھی ٹھیک ٹھیک اسی قانونِ مرکزیت پر قائم ہوا۔ قرآن نے یہ حقیقت جا بجا واضح کی ہے کہ جس طرح اجسام و اشیاء کی زندگی اپنے اپنے مرکزوں سے وابستہ ہے اسی طرح نوعِ انسانی اور اس کی جماعت و افراد کا جسمانی و معنوی بقاء بھی قانونِ مرکزیت پر موقوف ہے جس طرح ستاروں کی زندگی اور حرکت کا مرکز محور سورج کا وجود ہے اسی طرح نوعِ انسانی کا بھی مرکزِ سعادت انبیاء کرام کا وجود ہے پس ان کی اطاعت و انقیاد بقاء حیات کے لئے ناگزیر ٹھہری ......

....

پھر جس طرح شخصی و اعتقادی اور عملی زندگی کے لئے مرکز قرار پائے ضرور تھا کہ جماعتی اور ملی زندگی کے لئے بھی ایک مرکزی وجود قرار پایا۔ لہٰذا وہ مرکز بھی قرار دے دیا گیا۔ تمام امت کو اس مرکز کے گرد بطور دائرہ کے ٹھہرایا۔ اس کی رفاقت، اس کی اطاعت، اس کی حرکت پر حرکت۔ اس کے سکون پر سکون، اس کی طلب پر لبیک، اس کی دعوت پر انفاق جان و مال، ہر مسلمان کے لئے فرض کر دیا گیا۔ ایسا فرض جس کے بغیر وہ جاہلیت کی ظلمت سے نکل کر اسلامی زندگی کی روشنی میں نہیں آسکتا۔ اسلام کی اصطلاح میں اسی قومی مرکز کا نام خلیفہ اور امام ہے۔ اور جب تک یہ مرکز اپنی جگہ سے نہیں ہٹتا ہے۔ یعنی کتاب و سنت کے مطابق اس کا حکم ہے۔ ہر مسلمان پر اس کی اطاعت و اعانت اسی طرح فرض ہے جس طرح خود اللہ اور اس کے رسولؐ کی۔"

(صفحہ ۲۴، ۲۵)

(۲) "کتاب و سنت نے جماعتی زندگی کے تین رکن بتلائے ہیں:۔

تمام لوگ کسی ایک صاحبِ علم و عمل مسلمان پر جمع ہو جائیں اور وہ ان کا امام ہو۔ وہ جو کچھ تعلیم دے ایمان و صداقت کے ساتھ قبول کریں۔

قرآن و سنت کے ماتحت اس کے جو کچھ احکام ہوں۔ ان کی بلا چون و چرا تعمیل و اطاعت کریں۔ سب کی زبانیں گونگی ہوں صرف اس کی زبان گویا ہو۔ سب کے دماغ بیکار ہو جائیں صرف اس کا دماغ کارفرما ہو۔ لوگوں کے پاس نہ زبان ہو نہ دماغ۔ صرف دل ہو جو قبول کرے صرف ہاتھ پاؤں ہوں جو عمل کریں۔

مگر ایسا نہیں ہے تو ایک بھیڑ ہے۔ ایک انبوہ ہے۔ جانوروں کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک جنگل ہے۔ کنکر پتھر کا ایک ڈھیر ہے۔ مگر نہ تو جماعت ہے نہ امت نہ قوم نہ اجتماع۔ اینٹیں ہیں مگر دیوار نہیں۔ کنکر ہیں مگر پہاڑ نہیں۔ قطرے ہیں مگر دریا نہیں کڑیاں ہیں جو ٹکڑے ٹکڑے کر دی جا سکتی ہیں۔ مگر زنجیر نہیں ہے جو بڑے بڑے جہازوں کو گرفتار کر سکتی ہے۔"

(صفحہ ۱۴۲)

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ!

○

دعائے مغفرت

افسوس ہے کہ مورخہ ۱۰ر جون ۶۸ء بروز بدھ ۳ بجے بعد دوپہر محترم چوہدری رحمت خان صاحب باجوہ سفید پوش وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اسی روز احمدیہ قبرستان چونڈہ میں تدفین ہوئی۔ جنازہ میں کثرت سے احباب شامل ہوئے۔

مرحوم کے بڑے بھائی کا نام محترم چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔

مرحوم احمدیت میں نہایت پختہ تھے۔ نہایت استقلال اور ہمت سے مخالفت کا مقابلہ کیا۔ سفید پوش ہونے کے لحاظ سے لوگ آپ کا بیحد احترام کیا کرتے تھے۔

نماز جنازہ خاکسار نے پڑھائی۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ورثا کو صبر جمیل کی توفیق بخشے

(عبدالرحیم عارف مربی سلسلہ حال چونڈہ۔ ضلع سیالکوٹ)

(۲) میرے ماموں جان مکرم رفیق اللہ صاحب بٹ ابن حکیم محمد عبداللہ صاحب بٹ ساکن احمد نگر بعمر ۳۱ سال ۹ر جون بروز جمعہ ایک حادثہ کا شکار ہو کر وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ!

آپ نے پیچھے چھ کمسن بچے اور سوگوار بیوہ چھوڑی ہے۔ نماز جنازہ کے بعد عام قبرستان میں دفن کئے گئے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے۔ جنت الفردوس میں جگہ دے۔ بیوہ اور بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ نیز بچوں کا خود حامی و ناصر ہو۔ آمین

(خواجہ برکت احمد ابن خواجہ عبداللہ جان صاحب سبزی فروش۔ رحمت بازار ربوہ)

تپ محرقہ یا میعادی بخار

مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب ساہیوال

(۲)

تشخیص:

اگر کوئی مریض سر درد، پیٹ کی خرابی، ہلکی کھانسی، سستی، دل متلانے اور بڑھتے ہوئے بخار کی شکایت کرے تو ٹائیفائیڈ بخار کی طرف توجہ جانی چاہیئے۔ دیگر علامات کے علاوہ خون کے ٹیسٹ سے بہت حد تک تشخیص کی جا سکتی ہے۔

Serological Agglutination (Wedol Reachon)

علاج:

علاج کو عام طور پر دو قسم میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:-

(۱) جنرل اور (۲) خاص

جنرل: مریض کو تشخیص مکمل ہونے پر فوری طور پر باقی لوگوں یا گھر والوں سے علیحدہ ہوادار کمرہ میں رکھیں۔ مریض کے برتن وغیرہ بھی علیحدہ رکھیں۔ زیادہ اشخاص کو مریض کے کمرہ میں نہ جانے دیں۔ صرف تیماردار جائیں اور وہ بھی بڑی احتیاط سے اپنے ہاتھ وغیرہ صابن سے دھو کر کسی جراثیم کش لوشن سے صاف کر لیں۔ جیسا کہ قبل ازیں ذکر کیا جا چکا ہے کاربالک لوشن ۲٪ الکحل یا مرکری لوشن 3000 : 1 عام طور پر استعمال کی جاتا ہے۔ زیادہ دیر تک لیٹے رہنے سے کمر پر زخم ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے اس لئے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد مریض کو کروٹ دے دیں اور کمر پر عام استعمال والا پوڈر یا سپرٹ وغیرہ مل دیں۔

خاص علاج: ٹائیفائیڈ کے علاج کے سلسلہ میں گزشتہ ۲۵ سال کے عرصہ میں بہت بڑی سہولت پیدا ہو گئی ہے الحمد للہ تعالیٰ کے فضل سے نئی ادویات ایجاد ہو گئی ہیں۔ CHLORAMPHENICOL جو کہ شروع شروع میں امریکہ کی ایک کمپنی P. Davis نے CHLOROMYCETINE کے نام سے ایجاد کی تھی اس کے بعد کئی اور دواؤں کے متعلق بھی دعویٰ کیا جاتا ہے کہ وہ بھی اس بیماری میں مفید ہیں۔

FEBROXINE کی گولیاں SEPTRAM. اور کئی اور دوائیاں بھی تھوڑا بہت اثر اس بیماری کے دور کرنے میں ظاہر کرتی ہیں جیسے کہ CORITICOSTERIOD وغیرہ میں

علاج کا ایک حصہ بیماری کے ظاہر ہونے سے قبل اس کی روک تھام بھی ہے PROPHYLAXES.

اس کے لئے ٹائیفائیڈ ویکسین (T.A.B. Vaccene) کے ٹیکے بھی ہیں۔ پہلا ٹیکہ 0.5cc اور دوسرا اور تیسرا ٹیکہ 1.00cc ایک ایک ہفتہ کے وقفہ پر۔

غذا

ٹائیفائیڈ کے مریضوں کی غذا کے سلسلہ میں پچھلے دنوں بہت بڑی تبدیلی ہوئی ہے۔ پہلے صرف پانی یا کوئی اور سیال چیز تھوڑا بہت دیتے تھے مجھے ایک اچھے گھرانے سے تعلق رکھنے والے میرے مریض نے بتایا کہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کے ایک مرحوم پروفیسر صاحب نے ان کا بچپن کے دنوں میں بخار ٹائیفائیڈ تشخیص کرنے کے بعد کئی ہفتہ کے بعد دودھ میں گلوکوز کی بجائے نمک ملانے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی اور بس۔

اس سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ کیسی سخت پرہیز کروائی جاتی تھی جس کے نتیجہ میں مریض پانی کی کمی، لحمی کمی، وٹامن کی کمی کا اور نمکیات کی کمی کا شکار ہو جاتا تھا۔ اور بیماری کا مقابلہ کرنے کی سکت نہیں رہتی تھی۔ اس وقت یہ خیال کیا جاتا تھا کہ انتڑیوں وغیرہ میں جو زخم ہیں وہ کھانے پینے سے بڑھ جائیں گے۔

اب موجودہ تجربات نے ثابت کیا ہے کہ ان مریضوں کی نسبت جن کی غذا پر سخت پابندی لگا دی جاتی ہے۔ وہ مریض جن کو LIBERAL DIET دیا جاتا ہے جلد شفایاب ہوتے ہیں۔ جس میں مریض کی حالت کے مطابق اگر بخار تیز ہو جائے تو کم از کم 4000 سے 6000 سی سی تک FLUIDS دیئے جائیں۔ خواہ مریض منہ سے لیویں یا بذریعہ ٹیکہ یا بذریعہ نالی کے راستے I/V ۱۰٪ گلوکوز بھی دیا جا سکتا ہے۔ Diet غذا کم از کم ۲۰۰۰ کیلوریز (Calories) پر مشتمل ہونی چاہیئے۔ اس کے علاوہ وٹامن بھی دینا چاہئیں۔

غذا سیال، نیم سیال یا نرم دی جا سکتی ہے مریض کے اپنے پسند کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں SERIN، دودھ، کریم، مکھن، انڈے، جیلاٹین، کسٹرڈ، ٹوسٹ، قیمہ، فروٹ جوس وغیرہ دینے چاہئیں۔

بیماری کا عود کر آنا:

بعض دفعہ دوا بند کر دینے کے بعد بیماری کا دوبارہ حملہ شروع ہو جاتا ہے جس کو Relapse کہتے ہیں۔ اگر کوئی ایسی صورت خدانخواستہ ہو جائے تو اپنے قریبی ڈاکٹر صاحب سے فوری طور پر رجوع کر کے علاج ان کے مشورہ سے کریں۔ مندرجہ بالا مفید امور دوستوں کے علم میں اضافہ کے لئے تجویز کئے ہیں بہتر یہی ہوتا ہے کہ اگر کسی بخار کا بھی شبہ ہو جائے تو اپنے خاندانی ڈاکٹر صاحب یا قریبی ڈاکٹر صاحب سے رجوع کریں اور درست تشخیص کروا کر علاج کروائیں۔

○

تصحیح

الفضل مجریہ ۱۴ر جون ۱۹۶۸ء کے صفحہ ۳ پر دعائے مغفرت کے عنوان کے نیچے درخواست کنندہ محمد عیسیٰ صاحب منور کے آگے مرحوم کا لفظ لکھ دیا گیا ہے جو درست نہیں۔ اسی طرح تدفین کی تاریخ ۱۲ر مئی ۶۸ء کی بجائے ۱۲ر مئی ۶۷ء چھپ گئی ہے۔ احباب تصحیح فرما لیں۔

(ادارہ)

درخواست دعا

میرا بیٹا عزیزم منظور احمد بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت سے اس کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک عبیداللہ ڈرائیور فضل عمر ہسپتال ربوہ)

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الاقوامی کانفرنس کا افتتاحی اجلاس۔ (بقیہ صفحہ ۲)

بائبل میں آتا ہے کہ وہ خدا کا بیٹا تھا بلکہ تمام بنی نوع انسان کو بھی خدا کے بیٹے قرار دیا گیا ہے۔ اس سے صاف عیاں ہو جاتا ہے کہ بائبل میں جہاں جہاں بھی "خدا کا بیٹا" ہونے کی اصطلاح آتی ہے وہاں اسے تمثیل اور تشبیہ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے نہ کہ لغوی معنوں میں۔ پس ثابت ہوا کہ مسیح علیہ السلام بھی دوسرے نبیوں کی طرح انسان ہی تھے۔

(۲) مسیح کے آسمان پر جانے سے متعلق ایک سوال کے جواب میں جرمن سکالر مسٹر انڈریاس فیبر قیصر نے بڑے پُر زور انداز میں اس کی تردید کرتے ہوئے کہا کسی نے مسیح کو آسمان پر جاتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ان کے آسمان پر جانے کی کوئی عینی شہادت سرے سے موجود ہی نہیں ہے۔ اس ضمن میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمایا بائبل کے نظر ثانی شدہ نسخوں میں آسمان پر جانے کی آیات کو نکال دیا گیا ہے کیونکہ یہ امر ثابت شدہ ہے کہ ان آیات کا اناجیل میں بعد میں اضافہ کیا گیا تھا ابتدائی نسخوں میں یہ موجود نہیں تھیں۔

(۳) ایک اور صاحب نے مسیح کی آمد ثانی کے تعلق میں دریافت کیا کہ کیا اس سے مراد یہ ہے کہ مسیح اُسی مادی جسم کے ساتھ دوبارہ دنیا میں آئیں گے؟ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمایا خود مسیح علیہ السلام نے اس کی وضاحت فرما دی تھی کہ "آمد ثانی" سے کیا مراد ہے۔ انہوں نے یہودیوں سے جو الیاس کی آمد ثانی کے منتظر تھے کہا تھا الیاس کی آمد ثانی کا وعدہ یوحنا بپتسمہ دینے والے کے وجود میں پورا ہو چکا ہے۔ پس آمد ثانی سے اسی وجود کی دوبارہ پیدائش نہیں تھی بلکہ مراد یہ تھی کہ بانی روحانی مقاصد کو لے کر ایک اور شخص مبعوث کیا جائے گا۔

(۴) ایک اور سوال کے جواب میں ڈاکٹر فلپ نے کہا کہ وہ پچاس سال سے امراض قلب کا علاج کر رہے ہیں۔ اس عرصہ میں وہ پانچ ایسے مریضوں میں جنہیں مُردہ تصور کر لیا گیا تھا زندگی کو دوبارہ بحال کر چکے ہیں۔ بنا بریں مسیح اکیلے شخص نہیں ہیں کہ جن میں مُردہ کی حالت کو پہنچنے کے بعد زندگی عود کر آئی تھی اور اس میں ان کی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ اس زمانہ میں بھی ایسا ہوتا رہتا ہے کہ وہ مریض جو مُردہ کی طرح نظر آتے ہیں بسا اوقات سانس لینے لگتے ہیں اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ زندگی سے دوبارہ ہمکنار ہوئے ہیں۔ انہوں نے اس امر کا بھی ذکر کیا کہ رابرٹ گریوز (Robert Graves) نے ایک فوجی کے متعلق لکھا ہے کہ اُسے مُردہ تصور کر لیا گیا۔ وہ تین دن تک اسی حالت میں پڑا رہا۔ آخر ایک شخص کو یاد آیا کہ اس کی انگلی سے خون کا ایک قطرہ ٹپکا تھا جو زندگی کی ایک یقینی علامت ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ وہ فوجی بالآخر صحتیاب ہوا اور مزید تیس سال تک زندہ رہا۔

سوال و جواب کے اسی دلچسپ اور پُر از معلومات سلسلہ کے بعد کانفرنس کا افتتاحی اجلاس کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۶۷۳

مَیں چوہدری غلام سرور ولد چوہدری نواب خان صاحب قوم جٹ چیمہ۔ پیشہ زراعت عمر ۸۰ سال۔ ساکن قدرت اللہ ایجنسی ضلع ساہیوال۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۹/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زمین ۸ ایکڑ واقع میرپور سندھ مالیتی اندازاً ۴۰۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰/- روپے سالانہ آمد بصورت زراعت ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ غلام سرور ولد چوہدری نواب خان صاحب قدرت اللہ ایجنسی ساہیوال۔

گواہ شد۔ قریشی مبارک احمد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ پاکپتن۔

گواہ شد۔ چوہدری نذیر احمد ولد چوہدری غلام سرور صاحب قدرت اللہ ایجنسی ساہیوال

مسل نمبر ۲۳۶۷۴

مَیں نقی احمد ولد سلطان احمد صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن روشن نگر ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۴/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ ۶۲۵/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ نقی احمد ولد سلطان احمد صاحب روشن نگر ضلع تھرپارکر سندھ۔

گواہ شد۔ چوہدری حسن محمد ولد امام الدین صاحب رحمت آباد۔ سندھ۔

گواہ شد۔ رحمت خان ولد محمد خان صاحب روشن نگر ضلع تھرپارکر سندھ۔

مسل نمبر ۲۳۶۷۵

مَیں غلام قادر ولد مہر اللہ دتہ صاحب مرحوم قوم الراعی پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن دار العلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۴/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ایک عدد پلاٹ ۱۰ مرلہ دار العلوم غربی ربوہ مالیتی ۲۰۰۰/- روپے (جس پر مکان تعمیر ہے)

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۵۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ غلام قادر ولد مہر اللہ دتہ صاحب مرحوم دار العلوم غربی ربوہ۔

گواہ شد۔ نصر اللہ خان ناصر ایم۔ اے شاہد مربی سلسلہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ راجہ بشیر الدین احمد سیکرٹری امور عامہ محلہ دار البرکات ربوہ۔

درخواست دعا

مکرم ملک فضل احمد صاحب سابق پہریدار حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں تکلیف زیادہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(نور الدین خوشنویس۔ ربوہ)

دُعائے نعم البدل

۱۔ مکرم محمد انور ولد چوہدری اللہ دین صاحب نمبردار کا لڑکا بعمر ۱۳ ماہ بقضائے الٰہی فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

۲۔ مکرم ماسٹر رحمت خان صاحب کھوکھر (جو غیر از جماعت دوست ہیں) کا لڑکا بعمر پانچ ماہ بقضائے الٰہی فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو بچوں کے والدین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

(ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید (R.M.P.H) چک ۱۶۹ مراد تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی جماعتوں اور حفّاظ صاحبان کیلئے ضروری اعلان

ماہِ ظہور ۱۳۵۷ ہش بمطابق اگست ۱۹۷۸ء کے پہلے عشرہ میں انشاء اللہ رمضان المبارک کی آمد متوقع ہے۔ ان ایّام میں جہاں دن کے وقت قرآن کریم کا درس ہوگا وہاں انشاء اللہ العزیز نمازِ عشاء کے بعد نمازِ تراویح میں اس مقدس اور پاک کلام کو سُنانے کا مساجد میں انتظام ہوگا۔ تمام حفّاظ صاحبان جو خدا تعالیٰ کے اِس پاک کلام کو خلوص کے ساتھ سُنانے کے متمنی ہوں اور وہ جماعتیں جو ایسے مخلص حفّاظ کو اپنے ہاں بُلا کر کلام پاک سُننے کی خواہش مند ہوں وہ اپنی اپنی درخواستیں نظارت اصلاح و ارشاد میں بھجوائیں تاکہ بروقت یہ انتظام کیا جا سکے اور احباب ان مبارک ایام سے خاطر خواہ فائدہ اُٹھائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

انصار اللہ اور چندہ تحریک جدید

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"مَیں حکم دیتا ہوں کہ انصار اپنی تنظیم کے لحاظ سے جماعتوں کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔" (الفضل یکم جون ۱۹۶۹ء)

امسال چندہ تحریک جدید کا بجٹ اندرونِ پاکستان پندرہ لاکھ روپیہ ہے۔ سالِ رواں میں سے سات ماہ گزر چکے ہیں اور وصولی کی رفتار تسلی بخش نہیں۔ پس تمام انصار بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ حضورِ اقدس کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل میں اپنی اپنی جماعتوں میں وصولی چندہ کی مہم میں بھرپور تعاون فرمائیں اور ماہِ رمضان کی آمد کے پیشِ نظر خصوصی دعاؤں کو حاصل کرنے کا انتظام کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تعلیم القرآن کلاس کی طالبات کیلئے ضروری اعلان

فضلِ عمر درس القرآن کلاس ۲۱ جولائی سے دو ہفتے کے لئے شروع ہو رہی ہے۔ آنے والی طالبات ۲۰ جولائی کو ربوہ پہنچ جائیں اور اپنا نام دفتر لجنہ مرکزیہ کے رجسٹر میں لکھوا دیں۔ طالبات کی رہائش کا انتظام مہمان خانہ مستورات میں ہوگا۔ لجنات آنے والی طالبات کی تعداد کی فوری طور پر اطلاع دیں کہ کتنی طالبات آ رہی ہیں۔ ہر آنے والی لڑکی اپنے ساتھ ایک پلیٹ، چمچ، پیالی، گلاس نیز موسم کے مطابق بستر لائے۔

مڈل سے کم تعلیم کی لڑکیاں نہ آئیں کیونکہ ان کے لئے کلاس کے اسباق سمجھنے مشکل ہوں گے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے ۱۸ رمئی ۱۹۷۸ء کو عزیزم کیپٹن عبدالسلام خان صاحب کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام احمد رضا خان تجویز ہوا ہے۔ وہ احباب جماعت سے درخواستِ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، خادمِ دین اور دین و دُنیا کی کامیابیوں سے پُر لمبی زندگی عطا فرمائے۔ نومولود محترم مولانا محمد یعقوب خان صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر "لائٹ" لاہور کا پوتا ہے۔

اِس موقع پر کیپٹن عبدالسلام خان صاحب نے ایک ہزار ریال (تقریباً تین ہزار روپے) مریم صدقہ فنڈ ربوہ میں دئے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(ناصر احمد خان۔ ڈی ۱۱۰ وحدت کالونی۔ لاہور)

ضروری اطلاع

جو متفرق کلاس نصرت انڈسٹریل سکول میں جاری کی گئی تھی وہ اب لجنہ ہال میں اسی طرح جاری رہے گی۔ جو لڑکیاں داخل ہونا چاہتی ہیں وہ لجنہ ہال میں آ جائیں۔ یہ موسم گرما کی تعطیلات میں جاری رہے گی۔

(ہیڈ مسٹریس نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ ۹ ستمبر کو ہوگا

اِس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفینِ زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز عید الفطر کے بعد ۹ رتبوک ۱۳۵۷ ہش مطابق ۹ ستمبر ۱۹۷۸ء بروز ہفتہ بوقت ۸ بجے صبح وکالتِ دیوان تحریکِ جدید ربوہ میں ہوگا۔ ایسے احمدی طلباء جو زندگی وقف کر کے اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہش مند ہوں وہ مقامی جماعت کے امیر صاحب یا صدر صاحب کی معرفت وکالتِ دیوان تحریکِ جدید ربوہ کو اطلاع دیں تا انٹرویو سے قبل ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق ضروری کارروائی مکمل کر لی جائے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے اس لئے میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان کی بھی اطلاع دیں۔ ایف۔ اے، بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

دُعائے مغفرت

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم ٹھیکیدار محمد اسمٰعیل صاحب محلہ فیکٹری ایریا ربوہ ۱۵ رجون کو مختصر سی علالت کے بعد ستر سال کی عمر میں وفات پا گئے، انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔

مرحوم بہت نیک، مخلص اور شریف الطبع انسان تھے۔ نمازِ جنازہ اسی روز بعد نمازِ مغرب مسجد مہدی گولبازار میں مکرم قریشی فضل حق صاحب نے پڑھائی جس کے بعد موصی ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر دعا محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے کرائی۔

مرحوم نے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا محمد سعید صاحب (آف سعید ٹمبر مرچنٹ فیکٹری ایریا ربوہ)، ایک بیٹی محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حمید اللہ صاحب کارکن گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ، بہت سے پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں اور پڑپوتیاں بطور یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل دے۔ (حمید الدین ناصر آباد ربوہ)

ماہنامہ "خالد" کا خصوصی نمبر

"مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے موضوع پر بین الاقوامی کانفرنس کی مکمل رُوداد مع حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اختتامی خطاب کا ملخّص ماہنامہ "خالد" کے خصوصی شمارہ کی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ باقاعدہ خریداران کو یہ رسالہ بھجوایا جا رہا ہے۔ جو احباب یہ شمارہ منگوانا چاہیں فوری طور پر دفتر کو لکھیں۔

(منیجر ماہنامہ "خالد" ربوہ)

ضرورت

کٹنگ اور سلائی کی ڈپلوما ہولڈر یا
تجربہ رکھنے والی خواتین کی ضرورت ہے
رہائش اور کھانے کا انتظام معقول تنخواہ

امۃ العزیز بیگم سیکرٹری

دفتر لجنہ اماء اللہ۔ ربوہ